یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

نمبر (۲) جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عہ
رؤسا وجاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ ے
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۲ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک واڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر۔ مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کررہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کسطرح ہوسکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے۔ کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندی رعایا کو باہمی نخش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو نہ بڑھانا چاہئے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر وشکر ہوکر یک جہت ہوجانا چاہئے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہدایت ہوگی۔ جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولیٹکل اور ملکی دلائل انکی نگاہ میں وہ وقعت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلائل رکھتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں بلکہ ایکدوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے تھا ؎

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
جہاں کے تم ہو وہاں کے ہم بھی ہیں

اسلام ملکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب قرار دئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیئے۔ ہنود اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مُصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لیکے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد مصر ہیں کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کرکے عملاً مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس قربانی سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پڑتال کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ الخ ہم ان لوگوں کی ۔۔۔ اور طریق عمل سے متفق

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی نظم میں دلچسپ دلپسند طرز میں تین جلدیں۔ واعظان شیریں زبان اور عاشقان ... کے لیے تحفہ ہے ... ملنے کا پتہ: میاں غلام نبی ...

AsliAhleSunnet.com

نہیں ہیں۔ جنکی شکایت مسافر آگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۳۰ اکتوبر)

مگر اتنی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک [illegible] قربانی کے متعلق دیکھا ہے۔ کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندوؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا معاملہ۔ سو اُس کی بابت تو اہلحدیث کی بحیثیت مذہب کھلی رائے ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داروں کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندوؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

یہ ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولیٹیکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشا کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اوسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے۔ اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولیٹیکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشا ہے۔ کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے روکنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آمین بالجہر کا مقدمہ مابین مقلدین اور اہلحدیث تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو ججان چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آمین بالجہر کہنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اس اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہئے کہ قربانی اور محرم میں ہندوؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں رسمیں پولیٹیکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندوؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اس رائے میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے سے چونکہ ملکی فوائد ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محرم میں تو ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے دو باتوں کا سخت مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیہ کے راستہ میں کسی پیپل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوایا جائے۔ خواہ وہ پیپل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور لچر ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے وکالت مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں۔ بقول مسافر فضول اور لچر ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پوتر جانور کو ذبح نہ کریں (مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حقدار ہے یا نہیں؟ کوئی فرق نہیں۔

اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بڑھکر نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

ترا از دہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اسی لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق تبلادیں۔ ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنادیں۔ جس میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کراکر فیصلہ کرایا جاوے۔ جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندوؤں کی ہو یا مسلمانوں کی۔

(ب) پہلی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پولٹیکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اُس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندوؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولٹیکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپسمیں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

جنگِ یورپ

ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق آج جو یہ پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آلودہ جنگ ہو گئے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟۔

سوال کنندوں کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ملکر کارروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی سنئے مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

"ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دورانِ مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب زور لگاتا ہے کہ کسی طرح الزام سے بری ہو جاوے۔ ماتحت عدالت سے نکلکر محکمہ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہکر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لئے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا

اس مثال کے کیا معنے؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہماری ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دہوکہ دیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانان ہندوستان کیا کرینگے۔

وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔ جسطرح ملزم کا بھائی دورانِ مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنیکی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ نیک دل وائسرائے اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول ؎

"چلو تم ادہر کو جدہر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار ہو۔ دوسرے کو بھائی کی شادی میں مصروفیت رہی۔ اسلئے متفرق طور پر بمشکل ۱۲ صفحے لکھائے گئے۔ آئندہ پورے ۱۶ صفحے ہونگے۔ انشاء اللہ۔

مینجر

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت وثنا کی گئی ہے۔ اوسی پر ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جنگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرزِ عمل نہایت شیریں تھا۔ آس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سر سید احمد خان ایسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہیں انہوں نے کیا۔"

حالانکہ امرِ واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ اونکی تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سر سید احمد خان اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سنکر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بُت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اُن کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانحمری میں ہم اس بات

AsliAhleSunnet.com

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دلآزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں کلکٹر صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے۔ سوامی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے [illegible] کریں۔"

(دیباچہ سوانح ص۶)

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دلآزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جو نہایت اختصار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت ص۶۷۴ جنگلی لوگوں میں پاکھنڈ چلایا۔ ص۶۷۵ خدا نے یہ تدبیر شیطان سے سیکھی ہوگی۔ دیکھئے خدا کی بے علمی ص۶۷۶ معجزے کی سب باتیں فضول اور سادہ لوحوں کو بہکانے کے لئے گھڑی گئی ہیں ص۶۷۹۔ بانی اسلام نے اپنا مطلب عیش و عشرت پورا کرنے کو لالچ دیا ص۶۸۳ یہ قرآن بے اتفاقی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے۔ ص۶۸۵ دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے ص۶۸۶ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے ص۶۸۸ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اس وقت جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے ص۶۸۹ خدا دھوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے ص۶۹۱ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم دینے قرآن کی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ ایسے جاہلانہ مذہب ص۶۹۲ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش و عشرت کے لئے بنائیں ص۶۹۳۔ واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا۔ ص۶۹۴ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف ص۶۹۵ تمہارا خدا بہرہ ہے ص۶۹۶ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے ص۶۹۷ پاگلانہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے ص۶۹۹ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحیم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا کسی لائق آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی ص۷۰۰ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی (ترک) ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے۔ تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں ص۷۰۱ واہ جی واہ محمد صاحب آپنے تو گوسائیوں کی ہمسری کرلی۔ واہ آمنہ میاں۔ آپنے اچھی سوداگری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہو گیا دیکھو محسن کشی تحقیق ہوا۔ کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ ص۷۰۲ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی ص۷۰۳ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل ہے ص۷۰۴ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے؟ ص۷۰۵ شیطان کا بھی اوستاد کیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ ص۷۰۶ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا۔ ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھدیتا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ ایسی کتاب کو وحشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ ص۷۰۹ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں ص۷۱۰ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے ص۷۱۱ خدا اور مسلمان بڑے بت پرست ہیں ص۷۱۲" (باب ۱۴ بالاختصار)

اہلحدیث۔ ان حوالجات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام نہ تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دیکر اون کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں؟ ہرگز نہیں۔ بس سماجی مترو! ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر آگرہ نے غلط بیانی کی ہے تو ہمارے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی تو عادت ہی یہی ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو پبلک سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۴-۲۵- اکتوبر کو داناپور (پٹنہ) میں مسلمانوں کا جلسہ تھا جسمیں خاکسار اور غازی محمود (دھرمپال) بھی مدعو تھے میرے ساتھ جو خط و کتابت تھی اسمیں صرف دو روز کا جلسہ لکھا تھا اُسی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا عید بھی سر پر تھی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے یہ چالاکی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ مارا کہ آپ اپنے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے جسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ ہم نے لکھا تھا مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا چونکہ آریوں نے خواہش کا اظہار نہ کیا یہانتک کہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اسمیں قصور کسکا ہے؟ چنانچہ ہم دونو اپنے پروگرام کے مطابق

جسمیں درج لکھا ہو جو اس نے لکھا ہے کہ مخالفین کو شنکا سمادہان کا وقت دیا جاوے گا۔

AsliAhleSunnet.com

انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بغرض حوال درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے :۔

قادیاں کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو "بشیر یہ جماعت" کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اُس کی پیشانی پر ذیل کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے" اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اُدھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہو گا۔ یقیناً اس کا جواب اُن مسلمان بھائیوں کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے اِگنے گنے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹-اکتوبر)

اہلحدیث :۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گو اڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں ؎

اونہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

"کرسچن ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں اُنہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خرید کرے اُسے بائیسکوپ (چلتی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خریدلیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ بہم پہنچا دیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لاکر دے اُسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دیگئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرنے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا۔ (مہاجن تحریر ۱۲ء)

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

نمبر ۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مسلمان ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر وہی ہو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر ادھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قرآن۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جا سکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر ہائے پھر ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری ژولیدہ بیانی پر متعجب ہو کر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور پھر کچھ بھی نہیں! سنئے! غور سے سنئے!!

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کا پیارا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمائیے اُسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علیم بذات الصدور کی صفت ہے۔ رہگیا ظاہری اور شرعی حکم سو افعال ظاہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں آتا ہے

AsliAhleSunnet.com

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اُس کی لاکھ تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ اور پیچ کرے مگر حدیث رسول کے الفاظ فقد کفر صاف اور صریح اور واضح ہیں اسی طرح زانی زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہری الفاظ کے موافق کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اُسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رائی کے دانہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے اُن کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو) کو تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ کے ساتھ دیکھنے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا نتیجہ سنئے! جماعت اہلحدیث چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صفت امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونو کو ہم ترقی پر نہ دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی پر الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ کا خلعت زیبا پھبتا ہے۔ تمہاری حرکات سے ہمت رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ ہاں ہاں صراط مستقیم کے پیچھے رہرو تمہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں ہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔ بیشک وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا کے عامل اور أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کی حکمبرداری میں کامل تمہیں ہو۔ خدا کے لئے اُٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ بمعہ اپنی خادمہ کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فسٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نووارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں یکساں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اُس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ بسمل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہو سکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے ملنے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کیجاتی تھی۔

ہوٹل میں فروکش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور سول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں جمع تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ خدمتگذار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازہ کی آڑ میں آکھڑی ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ کمرے کے مکینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام مسز ونٹری تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچانک باہر نکلنے لگا اور اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازہ کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ معاً اس کے دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اُس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بھگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

AsliAhleSunnet.com

دیتی ہے۔ نوجوان آفیسر کے دل سے ابھی تک جاسوسی کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن سرِ شام آنکھ بچا کے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے پیشانی پر جھکا لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی شکل کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا تو اسی راستے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہونگے اس ساحل بحری کے موضع میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ کے زمانہ میں ہر ایک انگریز کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اور نہایت بے رونق ہو گیا تھا اس پر بھی اکثر خفیہ پولیس کے آفیسر اور فوجی حکام اس ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ تو وہی خادمہ مسز ڈوانٹرک ہے جس پر اسکو جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ مسز ڈوانٹرک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت پریشان ہوئی۔ اور جھٹ کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ گئی۔ افسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ سے زبانی ہی بہت سے سوال کئے گئے۔ اور کچھ کھوج لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر یہ بے سود ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ کم گو اور بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں سے کیا واقف ہو سکتی تھی۔ آخر لنڈن کے اس ہوٹل میں واپس آ کر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک کپڑا تہ و بالا کر دیا۔ مگر کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے برخلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی۔ آخر جب مایوس ہو کر پولیس کے آفیسر واپس ہونے لگے۔ تو ایک سراغ رساں نے بیساختہ کہا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصہ میں کوئی چور خانہ تو نہیں بنا ہوا ہے۔ اس بات کی بھی ذرا تحقیقات کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو مسز ڈوانٹرک کا صندوق دوہرے پیندے کا معلوم ہوا۔ نیچے کے حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریز دل کے خون کھولنے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ نہ ہوتے۔ جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ کے فلاں پل کو بم کے گولے کے ذریعہ سے فلاں وقت میں اڑا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

(ملتقطہ شد) (انتخاب الاحباب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے"

دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے نیچے ہر قوم و ملت کا شخص ایک ملکی قانون کی پابندی پر مجبور ہے اور حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ مرجح ہے۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نتائج فوری انسان پر مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے۔ تو اسی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی قتل کرتا ہے۔ تو فوری حکم قصاص صادر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقعت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی سخت بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کر دئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے بہرحال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے مگر ہر مقام پر اسلام نے جو تاکید کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے یعنے اس بات کا لحاظ ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسانی قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت سے مجبور صرف بلحاظ الزامات ظاہر ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ یعنے جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ اوسکا حساب خدا کے پاس ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دلی چوریوں سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو بھی ظاہری اسباب کے صاف و پاک رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمربستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ مروت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ (باقی)

AsliAhleSunnet.com

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق و صاحب مروت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ بسلسلہ عبادات میں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنے سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کو یہ حکم ہوتا ہے کہ سوال کی بُری خو کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی نیت میں یہ بات تھی۔ کہ ایک دوسرے کو مارے پیٹے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھکر کوئی اور شے امن و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعوے رکھتا ہے۔ بہرحال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں پس جب انسان کے لئے بغیر اخلاقی حالات درست کئے اور بغیر خود کو کسی کا پیرو بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ عادتاً رسم و رواج یا حکومت کا پابند بھی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے بجائے میں دہریت کو کام میں لاکر مذہبی پابندی سے انکار کیا جائے مجھے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔

(ابو النعیم)

جناب مولانا شاہ علم الحق صاحب کے فالج کی خبر

سنکر سخت صدمہ ہوا۔ میرے پاس بڑی مجرب دوا ہے شاہ صاحب چاہیں تو منگالیں حاضر کردونگا۔

حکیم نور الدین لاہور موچی دروازہ

غریب فنڈ میں مفصلہ ذیل آمد ہوئی۔ از فنڈ نمبر ۴ از عبد الرزاق صاحب از آلے گاؤں حصہ رسد سابقہ ۱۳ عہ کل ۱عہ۔ امیر الدین محمد ابراہیم مدرسہ مصطفیٰ ۶ (رسائل) محمد ابراہیم موضع کسوخ ضلع گورداسپور عہ (رسائل) تمیز الدین احمد شہر بنارس عہ (رسائل) صدر الدین ٹھٹھے کے باگر عہ (رسائل) محمد خلیل مرزاپور عہ (رسائل) میزان کل ۲ عہ پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی ۱۶ عہ

مینیجر

علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین۔ مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی کانپوری و مولوی عبدالجبار عمرپوری و مولانا سید عبدالسلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابوالقاسم بنارسی۔ و مولوی عبدالواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ۔ پندرہ سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کردی جب تک منگنی رہی تب تک نہ اس کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خبر ہوئی جب زید کی شادی ہوئی۔ اور زید کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اسکی بیماری کی خبر ہوئی تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت بیٹھنا اسکو لازم آئے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد کو ہی کرایا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک صاحب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتدار حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات لسکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳)

یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر بعض حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرمائے۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کر دیں۔

(راقم خریدار اخبار ہذا ۳۲۹۶)

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلم ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابوالبرکات عبید اللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو تا قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق مع تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے سمجھنے کی کوشش چاہئے۔ قیمت اول کی ۱؎ دوم کی ۲؎ محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدرآباد دکن بنگلہ نواب سرمزا نواز جنگ

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اکثر مضامین پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲؎

مینیجر

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وصول شدہ رقم کو فی روپیہ ۱۳؍ تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اس اعلان کے مطابق ۷ - نومبر تک جن جن صاحبوں کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے - ان کے نام نامی حسب ذیل ہیں -

امرتسر

منشی غلام محمد - خواجہ حبیب اللہ - شیخ فضلدین - عبدالعزیز ولد شیخ شیر محمد - شیخ دین محمد فیض علی منشی مولابخش کشتہ - مولوی خیرالدین - فضلدین عبداللطیف - محمد یعقوب عطار - حکیم عزیزالدین - منشی خدابخش - حافظ عبداللہ - مولوی الہ بخش الہ دین لکڑی فروش پسر دار خان - نبی بخش خیاط بابو جان محمد - اسمعیل ولد حبیب اللہ - میاں دیدار بخش ابوالوفا ثناءاللہ - ڈاکٹر محفوظ اللہ - **دہلی** ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان - بہار نیور - مولوی فتح یاب خاں - فضل کریم - مولوی محمد حیات - **قصور** منشی بدرالدین - فیض محمد تیجہ - گورداسپور - خواجہ عبدالرحمن گورداسپور - نظام الدین - الہی بخش جالندھر بابو برکت علی لودہانہ -

اور بھی جو صاحب طلب کرینگے بھیجدیا جائیگا باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر تقسیم ہوگا - انشاءاللہ -

اہلحدیث کانفرنس کے دو نئے واعظ

مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری اور مولوی محمد خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی کا تقرر ، اہلحدیث کانفرنس کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے - انکو جو رسیدات دی گئی ہیں - اوسکی تفصیل یہ ہے - مولوی عبدالستار حسن صاحب رسید بہی ۳ ؎ ۳۰۱ لغایت ۴۰۰ ہم صفحہ بہت - اور مولوی ابوالمسعود محمود صاحب رسید بہی ۵ ؎ ۵۰۱ لغایت ۶۰۰ ہم صفحہ بہت - یہ دونوں واعظین دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں - جن جن مقامات پر انکا ورود ہو - برادران اہلحدیث کا فرض ہے کہ انکو مدد دیں - تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کرسکیں - (سید عبدالسلام عفی عنہ جوائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماران دہلی)

اہلحدیث آنہ فنڈ کا جمع خرچ ۲۸ - نومبر تک دفتر ہذا میں عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم صرف عہ از منشی محمد صاحب پنشنر مظفرگڑھ اور ۱۱؍ از گجرانوالہ عہ - مرسلہ محبوب حسین نصیر خاں ڈلیہ اور ۲؍ عہ مرسلہ محمد سلیمان خدابخش از بہوانی ضلع حصار وصول ہوئے - امرتسر میں عید کے روز بارش بھی یہاں تو کچھ نہ ہوسکا - اور احباب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی } اہلحدیث کے میدان تیس ہزاری میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں - مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں - اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں - اس مرتبہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا - عیسے ۲؍ عہ وصول ہوئے - شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشراق صاحب سوداگر صدر بازار نے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی - کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے - سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری

فتح اہلسنت - اس رسالہ میں تعزیوں کی حرمت اور جالندہری تعزیہ داروں کے مقدمات یعنی فتوحات مع فیصلہ چیفکورٹ درج ہے - اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرزائیوں کی تکفیر پر قیمت مع محصول ۲؍ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جالندہر محلہ لکہ ستہ -

جنازہ اور دعاء مغفرت } نہایت رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہوگئے عبدالرحمن از مقام تہکال ضلع پشاور - ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں - اور دعاء مغفرت کریں - اللہم اغفر لہم وارحمہ

درخواست دعاء صحت } میرے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعاء صحت فرمادیں - اللہم اشفہا

شفاء کاملا دے محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس جانیفل ضلع ملتان

علاج مرض جنبل } اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سگنیلر سٹیشن سیکسی ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لاویں - انشاءاللہ دائمی شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ - سفیدہ ۲ ماشہ - نیلا تھوتھا ۲ ماشہ ان سب اشیاء کو پیس کر سکہ گائے تازہ ۲ ماشہ خالص ۲ ماشہ - شیر فرزند ۲ ماشہ - شیر مش ۲ - تولہ میں حل کریں - اور مقام جنبل پر ضماد کریں زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں - اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہوجائیگا اگر کچھ بقیہ ہو - تو پورے تین روز تک ضماد کریں - یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے - اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے - تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں - (ابو سعید محمد شریف از بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کا ہنوان -

ہندو کب سے نکلے } میں قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کرکے جواب دیں - کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے - رام خوشی پر بھوا افریقہ -

جواب - آج تک ہندو کی تعریف DEFINATION - نہیں ہوسکی - آپ نے اس مشکل میں ایک اور اضافہ کیا - کہ ہندو دہرم کب سے ہے - ہمارے خیال میں موجودہ ہندو دہرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دہرم کا دارومدار منوسمرتی پر ہے - اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہوجائیگا انشاءاللہ

مفید کتابیں

حزب اعظم - کا تحفہ ملحق ہے حزب مقبول کا غلاف حزب اعظم سفید ۵؍ سرمن بنا ئے عمر ترجمان تفسیر سورہ بقر عم وعظ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب کا ۱۳؍ تحفۃ الہند انگریزی عمر جنان الفردوس ۲؍ در منثور فی تراجم اہل حدیث عمر رسالہ ترجمہ احمد شیم قیام اللیل ۲؍ تیسیر القاری نصف آخر ۳؍ سفینۃ للاحناف حصہ اول ۱؍ صحیح مسلم پارہ اول مترجم اردو ۸؍

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

انگریزی - روسی - اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

انگریزی سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مزاحمت نہ ہو

انگریزی جنگی جہاز بردار نے عقبہ پر گولہ باری کی (عقبہ خلیج عقبہ پر بحیرۂ قلزم میں جزیرہ نما سینا کے مشرق میں واقع ہے)

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ درِ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے ۔ ترک گولے جواب دے رہے ہیں

روسی سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ انہوں نے کردوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کرکے ۴- نومبر کو بایزید پر قبضہ کرلیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارات سے ۱۵ میل جنوب بمغرب کو پانچہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سینوپ کو غرق کردیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کردیا ہے۔

گورنمنٹ رومانیہ نے سامان حرب سے لدے ہوئے ۱۱۴ چھکڑے روک لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترک وزرا محکمہ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

اخبار مارننگ پوسٹ مظہر ہے کہ ترکوں کے شتری جیش اسمعیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں (اسمعیلیہ نہر سویز پر جو مصر میں واقع ہے)

سلطنت انگریزی جزیرہ قبرس کو اپنے ساتھ ملحق کرلے گی۔ (جزیرہ قبرس ایشیائے کوچک کے ساحل سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ رقبہ ۳ ہزار ۵ سو ۸۴ مربع میل ہے)

سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری کا یقین دلایا ہے (کیا پدی کیا پدی کا شوربہ)

ترک ارض روم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی ۱۸۱ کشتی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئی۔

ایک جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔

جرمن جنگی جہاز کالسروہے نے تین تجارتی جہاز غرق کردئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیاؤچو میں ایک جرمن مسلح کشتی کو غرق کردیا۔

بقول نامہ نگار باڈنیر ایمڈن کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے۔

جرمنوں نے بلجیم میں جنگی قانون نافذ کردیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی کو خالی کردیا ہے۔ اور افواج متحدہ اس پر قابض ہوگئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں حیرت انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹- انگریز افسروں کو انکی بہادری کے صلہ میں لیجن آف آنرز کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گولہ باری سے سنگٹاؤ میں ایک اہم مقام الٹس ہل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

فیلڈ مارشل سرجان فرنچ نے ہندوستانی سپاہ کو انکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کی ہے۔ جرمن اب خط شرقی پرشیا پر خندقیں بنا رہے ہیں

روسیوں نے بکلر جیوہ پر قبضہ کرکے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

روسیوں نے کیلس اور سینڈومرز والے خط تصادم پر آسٹریوں کو شکست دیکر کیلس اور سینڈومرز پر قبضہ کرلیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے کیلس کے جنوب میں سینتیس ہزار قیدی اور چند چند توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹریوں نے منگل کی رات کو سان پر شدید حملے کئے۔

سرویہ نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کرلئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے

برٹش شرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳ ہزار بکرے بکریاں گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

تبت کی گورنمنٹ نے تمام چینیوں کو تبت کی حدود سے نکالدینے کا حکم دیا ہے

جرمن چینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں

جرمنوں نے پیکن گزٹ کو خرید لیا ہے

افسوس کی ہمدرد پریس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہوگئی (خدا حافظ)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو قحط کا الاؤنس دینا منظور کیا ہے

امپریل ریلیف فنڈ میں ۵ لاکھ روپیہ جمع ہوگیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۲۳۵ تجارتی سٹیمر سمندروں میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے ۲۰۰ سٹیمر پکڑے جاچکے ہیں۔ جن کی قیمت ۶ کروڑ کے لگ بھگ ہے

ترکی فوج کا کمانڈر انخیف والکمر انڈس ہے جو جرمن ہے۔ جرمنی سے کئی سو افسر قسطنطنیہ پہنچے ہیں۔ کئی سو آسٹرڈی ملاح بھی ترکی بیڑہ کو کام کرنے کے لئے آئے ہیں

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے۔ (یہ مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے)

!

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے - سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے - (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک ۱۲ دو چھٹانک ۲ ؍ پاؤ بحساب ۸ ؍ مع محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدرک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں : کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپکی مومیائی سے لوگوں کو فایدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور لکھتے ہیں - کہ آپکا مومیائی استعمال کر کے فائدہ ہوا - اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بہ پتہ ذیل ---- ویلو کر دیجئے - آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے - (۱۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہا ضلع بیر بھوم ملک بنگال سے تحریر فرماتے ہیں - کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگائی گئی تہی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی - اسی باعث سے میرا ایک عزیز جسکو کہ آٹھ برس سے دمہ کھانسی میں گرفتار ہوتا تہا مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے - مہربانی کر کے جلدی بھیجئے - (۱۹ اکتوبر)

ملنے کا پتہ

بابو رونق اسٹور دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

۲۳/۵۲

حمائل شریف معرا } نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی - لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے آخیر میں متعلق سیپارہ - رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے - تقطیع اوسط سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں - بوڑھوں - اور عورتوں - لڑکیوں اور نوآموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید - اصلی قیمت باجلد ۱ ؍ ہے لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف ۱۲ ؍

سفری جیبی } یہ حمائل شریف کا نٹو سائز پر ہے - نہایت خوشخط - صحیح - ترجمہ عمدہ ہے **حمائل شریف مترجم** } ملک میں عام طور پر پسند کیگئی ہے - سفر میں نہایت کارآمد - جلد چرمی خوشنما - مع محصول رعایتی ۱۲ ؍

لغات القرآن - اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی ومصادر - ماخذ مجرد - درج ہیں - مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں - تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی ومطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے - اصلی قیمت باجلد ۲ ؍ رعایتی مجلد مع محصول ۱۲ ؍

انسان کامل } عارف ربانی سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف - اسمیں تصوف کے تمام اصول فروع واصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے - احدیت - واحدیت - عما - قلب - مدرج - کتب آسمانی - فرشتگان - کرسی - لوح قلم - وغیرہ کے اسرار ومعانی کا ذکر نہایت شرح وبسط سے کیا گیا ہے - اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف ۱۲ ؍

شرح فصوص الحکم عربی - (از مولانا جامی رحمۃ اللہ) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے بمشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا - یہ کتاب حقائق ومعارف سے مملو ہے اور اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثل ہے - نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے - اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف ۱۲ ؍

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر - مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں - اس کا جواب فاضل مصنف نے عقلی ونقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے - کہ معترض کو ذات باری تعالیٰ کی ہستی کا عینی شاہد ہونا ہے - مخالفین کے مایۂ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب - قیمت ۱۲

تحفۃ النساء } ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف بے نظیر بہا فوائد ومحاسن کیوجہ **یا فیملی ڈاکٹر** } سے حضور لیڈی صاحبہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ - اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و تکالیف شکایات حیض و نفاس حمل اسقاط اٹھرا وغیرہ کے عوارضات بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب وعلاج وعلامات - مع علاج ومفید ہدایات مجرب نقشہ جات مجرب نسخہ جات ترکیب بڑی شرح وبسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے - قیمت ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں

اسلام اور علماء فرنگ - اسلام کی عظمت وفضیلت کا اقرار یورپین فاضلوں مورخوں کے قلم وزبان سے - قیمت ۳ ؍

AsliAhleSunnet.com

نصرت الواعظین یاف
وصایا سید المرسلین

یہ کتاب ایسی طرز میں تھی زبانی مسلمانوں کے آنکھوں کو [illegible]
[illegible] و سرور اور ان کے ایمان کو قوت دینے
والی ہے۔ واعظین کو بہت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ
کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش
میں رہتے ہیں از حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان
ہیں۔ اول بیان پہلے قرآن عظیم کی ادبی آیتہ سے
[illegible] کی فضیلت و بزرگی عیاں
[illegible] کا ترجمہ و شان نزول
[illegible] و نتائج بیان
[illegible] آیتہ کے موافق آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و فضائل خصائل
و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار دالفریب
لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین
مثنوی مولانا روم لائی گئی جس سے ہر بیان کا لطف
دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۸/
محصول ڈاک علاوہ۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ علاوہ محصول

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو
مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے
ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے
دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے
تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ
بامحاورہ کے درج ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمے
لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے
حاشیہ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل
عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کیا یہ وشائد تفسیر
سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست
دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے
انبیا کو قائل کرنے کو [illegible] بشرط انصاف بجز لا الہ الا [illegible]

مجمل اور لکھنے کے چار سو [illegible] تفسیر ساتھ جلد [illegible] ہیں
[illegible] چھ جلد میں طیار [illegible]
جلد اول۔ سورہ فاتحہ بقرہ [illegible]
دوم ۳/ ۔ سورہ آل عمران و نساء
سوم ۳/ ۔ سورہ مائدہ انعام اعراف
چہارم ۔ سورہ نحل [illegible]
پنجم تا سورہ فرقان
ششم تا سورہ یٰسین
چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول
ہے

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ
قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث
کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف ۱۲/

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر
عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی
[illegible]۔ قیمت ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی
تردید۔ قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ
متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲/

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر
مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تیر اسلام۔ مباحثہ ہریم پال آریہ کے رسالہ تخل
اسلام کا جواب قابل دید۔ قیمت ۴/

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۱/
[illegible]۔ وید اور دیگر آرین کتابوں سے
[illegible] کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو اسی [illegible]
طرز سے لکھ دیا ہے کہ اردو خواں [illegible]
مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے [illegible]
نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت

شمائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو
ترجمہ۔ قیمت ۱/

مناظرہ نگینہ } مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ
میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴/

ترک وید۔ غازی محمود (دھرم پال) کی تازہ
تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت
دیا ہے۔ قیمت ۶/

ترک اسلام بجواب تہذیب الاسلام
دھرم پال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/
جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں
کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین
کے مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے
احکام و قیمت ۱/

[illegible] بدعت۔ بدعات کا رد ۱/

[illegible] و ظاہر۔ اتفاق کا سبق دینے والا
[illegible] قیمت ۳/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے حالات مبارک بچوں کے لئے بہت مفید ۱۰/

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین
انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی
قانون موجب فلاح ہے ۴/

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال
قابل قدر رسالہ قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ۔ [illegible] رسالہ صحیفہ آصفیہ
کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴/

حدوث وید۔ [illegible]
[illegible]

راجپوت [illegible] پریس لاہور میں با اہتمام [illegible] گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا۔ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com